لے باعث انھوں نے بڑی بڑی سختیاں جھیلیں اور مصائب برداشت کئے۔ لیکن عزم و ہمت میں ذرا
پیدا نہیں ہوئی۔ طبعاً بڑے ہنسوڑ اور خوش مزاج تھے اور ساتھ ہی بڑے رقیق القلب بھی
بوالکلام آزاد کے تو عاشق زار ہی تھے اور اس لئے اُن کی وفات کے بعد وہ خود بھی اپنی زندگی سے
ہوگئے تھے لیکن بہت سے لوگوں کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ
وفات کی خبر جب انھوں نے سنی تو اس طرح بے ساختہ بلک بلک کر روئے ہیں کہ دیکھنے والوں کو ان پر رحم آتا

اللھم اغفرلہ وارحمہ

احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ راقم الحروف دس برس اور چند ماہ کے بعد مدرسۂ عالیہ کلکتہ کی
ت سے سبکدوش ہو کر مسلم یونیورسٹی علی گڈھ سے منسلک ہوگیا ہے۔ اس لئے ذاتی خط و کتابت
مندرجہ ذیل پتوں میں سے کسی پتہ پر کی جائے۔

(۱) صدر شعبۂ سنی دینیات۔ مسلم یونیورسٹی علی گڈھ۔

(۲) علی منزل۔ لال ڈگی روڈ۔ سول لائنز۔ علی گڈھ۔

کلکتہ میں قیام کی یہ مدت دیکھتے دیکھتے ایک خواب کی طرح پوری ہوگئی! اور خواب بھی وہ جو بڑا حسین و
تھا جس کے اثرات عمر بھر ذہن میں جاگزیں رہتے ہیں یہاں ایک پردیسی کی پذیرائی جس طرح گورنمنٹ نے کی۔
عالیہ کے اساتذہ اور طلبا نے کی اور پبلک کے مختلف طبقات اور جماعتوں نے کی اُس کی وجہ سے کلکتہ
تا اور پورا مغربی بنگال عموماً پردیس نہیں بلکہ وطن سے بھی کچھ زیادہ گہوارۂ انس و محبت ہوگیا تھا۔ میں
سے روانگی کی تاریخ قصداً مخفی رکھی لیکن روانگی سے ایک ہفتہ قبل جب اُس کا اظہار ہوگیا تو [illegible]
دوستوں نے مختلف طریقوں سے جس طرح اپنے تعلقِ خاطر کا اظہار کیا ہے اُس کو میں اپنی حیاتِ مستعار کا ایک
سرمایہ تصور کرتا ہوں۔ علمی، ادبی، ثقافتی اور تعلیمی اداروں اور انجمنوں نے الوداعی پارٹیوں اور جلسوں کا
انتظام کیا۔ احباب نے شخصی طور پر پُرتکلف دعوتوں کا بندوبست کیا۔ اردو اخبارات نے ان الوداعی [illegible]
[illegible] ان میں میری تقریریں بھی عنوانات سے شائع کیں اس کے علاوہ طویل اداریے اور [illegible]
[illegible] مقالات اور نظمیں شائع کرکے حسرت افزائی کی کا ایک [illegible]
[illegible] تصور بھی نہیں کرسکتا تھا [illegible] تقریبات کے موقع پر [illegible] دوستوں نے جو تقریریں کیں

یا نظمیں پڑھیں اُن کا ایک ایک لفظ خلوص محبت اور شفقت کا آئینہ دار تھا حد یہ ہے کہ بڑے بڑے سن رسیدہ بزرگوں اور ہم عمر دوستوں کو بے ساختہ روتے اور گلو گرفتہ میں نے تنہا نہیں تمام شرکائے جلسہ نے دیکھا ہے بعض وہ حضرات جن سے کلکتہ کی مدت قیام میں ایک مرتبہ بھی کبھی ملاقات نہیں ہوئی تھی انھوں نے بھی ایسی نظمیں لکھیں اور سنائیں جن کا لفظ لفظ درد و اثر میں ڈوبا ہوا اور انتہائی مخلصانہ جذبات کا ترجمان تھا (یہ نظمیں چونکہ فنی اعتبار سے بھی بڑی پختہ اور بلند ہیں اس لئے جستہ جستہ "برہان" میں بھی شائع ہوں گی) اردو۔ عربی اور بنگلہ زبانوں میں لکھے ہوئے سپاس ناموں کا اتنا انبار لگ گیا کہ کلکتہ سے منتقل ہوتے وقت منجملہ اور اثاثۂ بیت کے اُن کا ایک مستقل عدد ہو گیا۔ اور چونکہ وہ سب بیش فریم کئے ہوئے تھے اس لئے اُن کو بڑی احتیاط سے لانا پڑا۔ محبت وخلوص اور نوازش وکرم کے ان غیر معمولی مظاہروں کو یہ بندۂ ناچیز دیکھتا تھا اور مولانا محمد علی مرحوم کا یہ مصرعہ بار بار پڑھتا تھا

اک فاسق و فاجر میں اور ایسی کرامتیں

حقیقت یہ ہے کہ میں اپنی نسبت کبھی کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہوا۔ من آنم کہ من دانم کے بمصداق میں اپنی بساط اور ہیچ میرزی سے کبھی غافل نہیں ہوا۔ یہ جو کچھ ہوا محض لطف وکرم خداوندی ہے خدا جب اپنے کسی حقیر بندہ پر مہربان ہوتا ہے تو اُس کے بزرگوں اور دوستوں کے دل میں اس کی طرف سے ایسا ہی حسن ظن اور تعلق خاطر پیدا کرتا ہے اور اسی وجہ سے اوپر جو کچھ لکھا گیا ہے اُس کا مقصد واما بنعمۃ ربک فحدث کی تعمیل اور بحسب من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ تشکر و امتنان کے سوا کچھ اور نہیں۔ جزاھم اللہ عنی احسن الجزاء۔

مغربی بنگال عموماً اور کلکتہ کے مسلمانوں میں خصوصاً اللہ تعالیٰ نے بحیثیت مجموعی جو خصوصیات رکھی ہیں اُن میں عالی ہمتی ہے۔ بیدار مغزی اور توانائی ہے مذہبی اور قومی مسائل سے دل چسپی اور اُن کی گتھیوں کو سلجھانے کا جذبہ ہے علمی اور ثقافتی روایات کو محفوظ اور زندہ رکھنے کا ولولہ ہے اگر یہ سب مل جل کر کام کریں تو پورے ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے ایک مثالی اور نمونہ بن سکتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی مدد اُن کے شامل حال کرے۔